پروفیسر خالد شبیر احمد

# غزل

دیکھو جسے بھی لگتا ہے منقار زیرِ پر
کیوں بولتا نہیں کوئی کیسا ہے یہ نگر

بے حالیٔ حیات پہ کیا تبصرہ کروں
تھے رہزنانِ وقت بنے ہیں جو رہبر

بدلے نہ روز و شب میرے بدلا نہ رنگ زیست
ویران ہے چمن تو ہر اک شاخ بے ثمر

فہم و شعور و شوق کی دنیا ہی لٹ گئی
ماتم کدہ سا بن گیا دل کا میرے یہ گھر

وہ ایک شخص جو کہ ملا تھا یہیں کہیں
میں اُس کی جستجو میں ہی پھرتا ہوں دربدر

زندہ ہیں وہی لوگ بالیقیں آج بھی
مرنے کے بعد ہو گئے جو اور معتبر

میں آپ اپنے شہر میں کیوں اجنبی سا ہوں
وحشت زدہ سا لگتا ہے کیوں اپنا مستقر

مہر و وفا، صبر، قناعت ہے اب کہاں
حرص و ہوس کی آگ میں جلتے ہیں بام و در

کیسا عجیب رشتہ ہے میرا یہ اُس کے ساتھ
رہتا ہے دل میں میرے پہ آتا نہیں نظر

خالدؔ وہ میری روح میں جیسے اُتر گیا
کہتے ہیں جس کی داستاں میرے یہ اشکِ تر

## سارے جہاں کا جائزہ اپنے جہاں سے بے خبر

حضرت تھانوی رحمہ اللہ سے کسی شخص نے یزید سے متعلق دریافت کیا کہ اس پر لعنت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

حضرت نے جواب دیا کہ اس شخص کے لیے جائز ہے جسے یقین ہو کہ وہ یزید سے بہتر ہو کر مرے گا، سائل نے کہا، یہ مرنے سے پہلے کیسے ہو سکتا ہے؟ حضرت نے فرمایا بس پھر مرنے کے بعد جائز ہوگا۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا یزید کی مغفرت ہوگی یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا: ''یزید سے پہلے اپنی مغفرت کی فکر کرو۔''

خطیب الہند حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا ''مردے سنتے ہیں یا نہیں؟''

حضرت نے سوال کو طرح دے کر ایک اہم ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا: ''بھائی! ہماری بات تو زندہ بھی نہیں سنتے تم مردوں کی بات کرتے ہو۔''

امام شافعی رحمہ اللہ سے اہل صفین کے بارے میں پوچھا گیا، امام نے فرمایا: ''ہمارے ہاتھ جب ان کے خون سے محفوظ رہے تو ہم اپنی زبانوں کو کیوں ان میں رنگین کریں۔''

(ماہنامہ ''وفاق المدارس'' ملتان، صفحہ ۲۳)

شعبان/رمضان، ۱۴۳۵ھ —— جولائی/اگست، ۲۰۱۴ء